یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۲۱ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	سعہ؎
رؤسا و جاگیرداران سے	"	للعہ؎
عام خریداران سے	"	؎
"	ششماہی	عہ؎
ممالک غیر سے	سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
"	ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ بمقام علیگڈھ	۱
مسلم اور اہلحدیث	۵
قادیانی مشن	۹
درایت تفسیری	۱۰
اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے	۱۰
صاحب کمشنر بہادر آگرہ کی قدردانی	۱۰
میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی	۱۰
فتاوے	۱۱
متفرقات	۱۲
"	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
"	۱۶

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ

بمقام علیگڈھ

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کے ایام بھی کیسے خیلم بہل کے تھے جو علیگڈھ میں گزرے - علیگڈھ کو جو ہندوستان میں علمی عزت حاصل ہے کسی سے مخفی نہیں - اس لحاظ سے جیسی کچھ جلسہ کے باعزت ہونے کی امید تھی باوجود بارش کے اُس سے بڑھکر ہوا الحمد للہ - جس کی تفصیل درج ذیل ہے-

سب سے پہلے مولوی قاضی محمد عثمان صاحب خلف الرشید مولانا اسماعیل مرحوم نے استقبالیہ معروضہ پڑھا جو یہ ہے

معروضہ از جانب کمیٹی استقبالیہ کانفرنس اہلحدیث منعقدہ علیگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران ملت و مہمانان والا مرتبت - السلام علیکم کانفرنس اہلحدیث کے مفصل مقاصد و اغراض بیان کرنا میرے موجودہ فرائض سے باہر ہے اور ایک حد تک زائد بھی ہوگا - کیونکہ معزز حاضرین میں سے بہت کم ایسے ہونگے جن کے گوشگذار اس کی صدا نہ ہوئی ہوگی - اس کا سب سے اول اور اہم مقصد اسلام کی صداقت و حقانیت کو ظاہر کرنا اور سنن نبوی کی اشاعت کرنا ہے - مذہب کا سوال ایک معمولی سوال نہیں ہے - مذہب وہ چیز ہے جسپر فلاح و بقاء بنی نوع انسان منحصر ہے - مختلف اقوام و مذاہب کے مشن، کانفرنس، مجالس، کمیٹیاں اس کی شاہد ہیں کہ سچے مذہب کی جستجو اور اس کی اشاعت سرمایہ ناز انسان اشرف المخلوقات ہے - ہر مذہب کا پیرو اس کی صداقت کا قائل ہے اور اپنے اپنے خیال اور لیاقت کے مطابق اُس کی حقانیت کا دعویٰ ہونے کا معتقد - مگر باینہمہ ودیعت فطری کے ماتحت

تصحیح - گزشتہ پرچہ کا نمبر سرورق پر غلط ۱۹ لکھا گیا ہے اُس کو ۱۹ و ۲۰ بنالیں اور تاریخ ۱۲/۱۵ مارچ لکھی گئی ہے اُس کو ۱۲/۱۹ کریں۔

(۳۱۶)

کافی اور سچی دلائل کی روشنی میں تبدیل اعتقاد و مذہب پر آمادہ - ایسی حالت میں کانفرنس اہلحدیث کی یہ اسلامی خدمت قابل فخر اور قدر ہے - اس گرامی قدر خدمت کا اس سے زیادہ احساس اور اعتراف ہو سکتا ہے کہ آج اس جلسہ میں ایسے باخبر قابل اور متبرک علماء کا مجمع ہے جن پر مسلمانان ہند کو ناز ہے اور جو اپنے علم اور اتقا کے باعث چار دانگ ہند میں مشہور اور ممتاز ہیں - دیگر معززین اور ذوالاقتدار حاضرین کی تشریف آوری بھی جو اپنے بیش قیمت اشغال کو چھوڑ کر صرف اسلامی جوش کے باعث اور حق و صداقت کی جستجو میں تکلیف کی پرواہ نہ کرکے زینت آرائے محفل ہوئے ہیں - کانفرنس کے اغراض کی کامیابی کا کچھ کم ثبوت نہیں ہے -

حضرات! ہمارے پاک مذہب کا مسئلہ اصل الاصول اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ہے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے افعال مطہرہ و اقوال پاکیزہ اس سچی ہدایت کے شاہد اور مؤید ہیں - صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اسلام اس برگزیدہ اصل الاصول کی برکتوں اور خوبیوں سے متاثر نظر آتے ہیں - اسلام کے کسی شعبہ میں اس کو نظر انداز نہیں کیا گیا - ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل میں اس کی جھلک نظر آتی ہے متقدمین اور متاخرین اس کے مدح سرا اور اس پر مصر ہیں۔

مبارک ہیں وہ مجالس جو اس مفید اور متبرک ہدایت کی ساعی اور کوشاں ہیں - کانفرنس اہلحدیث کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ مختلف دیار و امصار کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرکے اسلام و سنت نبوی کے اتباع کا سبق سکھاتی ہے اور دیگر برادران ملک کو اسلام کی فضیلتوں اور خوبیوں کو دکھا کر دعوت اسلام دیتی اور تلقین ایمان کرتی ہے - اس لحاظ سے بھی کانفرنس اہلحدیث کا وجود لقاء بنی نوع انسان کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً ضروریات سے ہے - پس بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ معزز حاضرین کا بیش بہا وقت ہی کے اجلاسوں میں نہایت کارآمد طریقہ سے صرف ہوگا اور دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے آپکی تشریف آوری بے اجر اور بلا بدل نہ رہیگی۔

حضرات! بدقسمتی سے جماعت اہل حدیث کے متعلق برادران اسلام میں غلطفہمیاں پیدا ہوگئی تھیں جن کا نتیجہ اظہر من الشمس ہے - مگر خدا کا فضل ہے کہ اب وہ زمانہ بدل گیا - فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے اصول پر جملہ اہل اسلام کا اجتماع ہے - کوئی مسلمان بھی اسوقت ایسا نہ ہوگا جو اہل حدیث کے ساتھ ہم آہنگ و ہمنوا ہو کر نہ کہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اہل حدیث کی تعلیم اور اصول کوئی نئے نہیں ہیں جو اخوت اسلامی کی مضبوط زنجیر کو جس میں اسلام سب جکڑے ہوئے ہیں توڑ دیں - اور ہمکو ایکدوسرے سے جدا کر کے بیگانگی کے دلخراش منظر پیش کریں - جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث اسلام کی سچی خدمت کرتی ہیں - اور اس کے افراد جو اس وقت ایک کثیر تعداد میں جلوہ آرائے جلسہ ہیں - اسلام کے سچے خادم اور سنت نبوی کے پورے دلدادہ ہیں - اس متبرک اور دیگر قابل قدر و واجب التعظیم برادران ملت کے خیر مقدم کرنے کا قابل رشک فخر جو ممبران استقبالیہ کمیٹی کو حاصل ہوا ہے اس کے اعتراف میں کارکنان کمیٹی کی جانب سے کارکنان کانفرنس اور معزز حاضرین کا شکریہ عرض کرتا ہوا کہتا ہوں ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما

حضرات علیگڑھ کو ایک خاص تعلق کانفرنسوں، کمیٹیوں و دیگر اجتماعی حالتوں خاصکر جماعت اہلحدیث سے ہے - سرسید مرحوم کی دانشمندانہ رائے کا نتیجہ مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس ہندوستان کے مسلمانوں کی بیداری کا باعث ہے - علیگڈھ کالج جو اس وقت مسلمانان ہند کے لئے مایہ ناز ہے اسی اجتماعی اصول پر ہے - سرسید کے احسانات مسلمانوں پر محض اسی وجہ سے نہیں ہیں کہ انہیں وہ تعلیمی بیداری کا باعث ہوئے - بلکہ سب سے بڑا احسان جو اُس بیدار مغز بزرگ کا ہم پر زیادہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اجتماعی حیثیت سے کام کرنیکا جوہر پیدا کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت میں اپنی قومی، مذہبی اور تعلیمی تحریکات کو بوجہ احسن انجام دیتے ہیں - سرسید مرحوم اور اُن کے خلف الرشید سید محمود مرحوم کے احسانات فرقہ اہل حدیث پر بھی کچھ کم نہیں ہیں - جو غلطفہمیاں فرقہ اہلحدیث کے متعلق گورنمنٹ اور برادران اسلام میں پیدا ہو گئی تھیں اُن کے رفع کرنے میں سرسید اور مسٹر محمود مرحوم نے نمایاں حصہ لیا ہے جن دنوں ڈاکٹر ہنٹر نے اہل حدیث کو سرکار کی نگاہ میں متہم کرنا چاہا تھا تو سب سے پہلے سرسید نے اُس کا رد کیا اور گورنمنٹ کو یقین دلایا کہ فرقہ اہلحدیث محض ایک مذہبی فرقہ ہے جس کا مقصد اور مآل صرف اسقدر ہے کہ سنت نبوی کی اشاعت کرے اور اہل اسلام کو اتباع سنت پر ترغیب دے - سرسید نے یہاں تک اس فرقہ کی حمایت کی کہ صاف الفاظ میں کہدیا کہ اگر اس فرقہ کے لئے لفظ وہابی استعمال کیا جا سکتا ہے تو میں خود وہابی ہوں جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ تھا کہ اس فرقہ کا نام جو کچھ بھی لکھا جائے اسی کے افراد محض بے غرض وفادار رعایا ہیں - سرسید کی یہ خدمت اسلامی کوئی معمولی خدمت نہیں تھی اس کے باعث اہلحدیث بہت سی مشکلات اور پیچیدگیوں سے بچ گئے اور بیرونی حملہ جات سے محفوظ ہو کر اپنی اصلی غرض اور دھن میں لگے رہے:

جس زمانہ میں اہلحدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات پیش آتی تھیں اور برادران اسلام عدالتوں میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی قوت کا استعمال کرتے تھے تو مسٹر سید محمود کی خداداد ذہانت اور انصاف نے ہائی کورٹ الہ آباد کی

ahmadimuslim.de

جی کی حیثیت سے اس غریب مگر برسرحق فرقہ کے حق میں ایسی تجویز کی کہ جس سے اس فرقہ کو ہر قسم کے مذہبی حقوق دلوا کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا جزاہ اللہ خیر الجزاء یہ تجویز فرقہ کے زخموں کے لئے مرہم تھی۔ اس کا اندمالی اثر یہ ہوا کہ امتداد زمانہ کے ساتھ آپس کے جھگڑے طے ہو گئے اور اخوت اسلامی کی زنجیر مضبوط ہو گئی اور اہل حدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات رفع ہو گئیں۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا نہ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سر سید مرحوم کے مذہبی اعتقادات اہل حدیث کے مطابق تھے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میں اُن تعلقات کو ظاہر کرتا ہوں جو اہلحدیث کی تاریخ میں اس قدر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کہ سید محمود کی جس قدر شکر گزاری کی جائے کم ہے۔ حضرات! آپ صاحبان میں سے کون ہے جو نہیں جانتا کہ سر سید اور سید محمود کا نام علیگڈھ کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلحاظ واقعات متذکرۃ الصدر جماعت اہلحدیث کو علیگڈھ سے ایک خاص تعلق اور دلچسپی ہے اس لحاظ سے کانفرنس اہلحدیث کا چوتھا سالانہ جلسہ علیگڈھ میں منعقد ہونا تعجب ہے علیگڈھ کے تعلق کو مد نظر رکھکر یہ امید بیجا نہ تھی کہ اس کا سب سے اول اور اہم اجلاس علیگڈھ ہی میں منعقد ہوتا۔ ہم کو اپنے برادران اہل حدیث دہلی۔ امرتسر اور پشاور پر رشک ہے کہ وہ ہم سے بازی لیگئے۔ اور مقابلہ کے میدان میں ہم اُن سے پیچھے رہ گئے۔ بایں ہمہ ہمکو زیادہ افسوس نہ کرنا چاہئے اور اپنی خود غرضی کو علیحدہ کر کے کانفرنس کی کامیابی اور اس کے کام کو دیکھنا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے الحمد للہ کہ کانفرنس کی کامیابی اطمینان بخش اور امید افزا ہے خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے اس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے آمین ثم آمین۔ میں جماعت استقبالیہ علیگڈھ کی طرف سے

کارکنان کانفرنس خصوصاً جناب مولینا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب سکرٹری کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہماری دعوت کو قبول ومنظور کر کے کانفرنس کے چوتھے اجلاس کے انعقاد کیو ا سطے علیگڈھ کو منتخب کیا۔ میں افراد کمیٹی استقبالیہ وجملہ اہلحدیث کی طرف سے کانفرنس اور اس کے کارکنان وسکرٹری ومہمانان کا جو اس قدر تکلیف گوارا فرما کر بُعد منزلت کا لحاظ نہ کر کے تشریف فرمائے اجلاس ہوئے ہیں خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں برادران اسلام وحکام ذی شان ودیگر معزز حاضرین کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ اُس زحمت کے واسطے ادا کرتا ہوں جو اُن کو تشریف لانے میں ہوئی ہے۔ اس امر کا بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انتظام کانفرنس کے متعلق جو امداد ہمکو دیگر برادران اسلام سے ملی ہے وہ اُن کی پوری ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے جس کے لئے وہ ہمارے سچے شکریہ کے مستحق ہیں۔ حضرات میں اپنے فرض سے سبکدوش نہ ہونگا۔ اگر اس موقع پر میں اپنے ضلع کے قابل قدر مجسٹریٹ ضلع اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کے ہمدردانہ سلوک اور برتاؤ کا اعتراف نہ کروں کانفرنس کے انعقاد کے متعلق ہر دو صاحبان موصوف الصدر کی ہمدردی تمام جماعت اہلحدیث کے شکریہ کی مستحق ہے۔

آخر میں اس قدر اور گزارش ہے کہ ہم سے جو کوتاہی اور کمی ہوئی ہو اُس کی معافی کے خواستگار اور خواہاں ہیں اور امید ہے کہ "از خرداں خطا از بزرگاں عطا" کے مصداق ہم اور آپ اس موقع پر ہونگے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

قاضی محمد عثمان سکرٹری
ودیگر ممبران استقبالیہ کمیٹی اہلحدیث کانفرنس
علیگڈھ۔

اسی معروضہ کے متعلق مسٹر محمد اقبال خان اعظمگڈھی نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ بنائے گئے اور آپ نے انعرض

کانفرنس ہذا پر ایک بسیط تقریر فرمائی۔ آپ کی بر ایک تقریر کانفرنس کی جان ہوتی ہے مگر صدارت کی تقریر کا خاص اثر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح دیوار میں ہر قسم کا مصالحہ ہوتا ہے بڑی اینٹیں ہوتی ہیں تو چھوٹے چھوٹے روڑے بھی ہوتے ہیں۔ ان سب کو مٹی کا گارا ایکجا کر کے کارآمد دیوار بنا دیتا ہے۔ یہی غرض کانفرنس کی ہے کہ تمام جماعت کو مثل دیوار کے مضبوط بنائے۔ گھنٹہ بھر آپ کی تقریر بدلپذیر ہوتی رہی۔ آپ کے بعد حسب پروگرام مولوی احمد اللہ صاحب مدرس مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔

بعد دوپہر حسب پروگرام مولوی عبید اللہ صاحب مدرس کشن گنج دہلی نے نصف گھنٹہ وعظ کیا۔ آپ کے بعد ہمارے نوجوان مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کی تقریر کا وقت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ضرورت اشاعت اسلام"۔ مگر آپ کالج دیکھنے گئے تو بارش کی وجہ سے وہاں رُک گئے۔ اس لئے اُن کی جگہ خاکسار نے تقریر کی۔ تقریر کا بالاختصار مطلب یہ تھا کہ آج ہم جتنے مسلمان ہیں پیدائشی نہیں بلکہ صرف تبلیغ کے اثر سے ہیں۔ جس طرح گزشتہ تبلیغ کا نتیجہ ہماری ہدایت ہے۔ ہماری تبلیغ کا نتیجہ آئندہ نسلوں کی ہدایت ہوگی۔ اس مضمون کو بہت بسیط تقریر میں ختم کیا۔

بعد نماز عشاء حسب پروگرام مولوی سید عبد السلام صاحب نبیرہ شمس العلماء حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا وقت تھا۔ مگر آپ نے بوجہ علالت طبع تقریر نہ کی تو اُس وقت مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے تقریر کی۔ اُن کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وقت تھا۔ آپ نے "اصلاح عرب" پر ایسی بسیط اور دلپذیر تقریر فرمائی کہ حاضرین نہیں نئے تعلیمیافتہ بھی عش عش کرتے تھے۔ آپ کی تقریر پر پہلے دن کا جلسہ ختم ہوا۔

دوسرے روز کا پہلا وقت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کا تھا۔ مگر آپ کسی خانگی ضرورت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے آپ کی جگہ

ahmadmuslim.de

مولوی عبد الوہاب صاحب مدرس صدر بازار دھلی نے تقریر کی۔ آپ کے بعد ہندوستان کے مشہور لیکچرار صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر علیگڈھ کی تقریر کا وقت تھا جس کا عنوان تھا "علم اور عمل" آپ نے اس تقریر میں بڑی بلاغت سے ثابت کیا کہ علم سے مراد جملہ علوم ہیں۔ جو آج دنیا میں مروج ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ اور عمل سے مراد یہ ہے کہ ہر علم کے مقتضا پر عمل کیا جائے۔ یعنی دینی علم کے مطابق اخلاق اور اعمال مذہبی درست کئے جاویں اور دنیاوی علوم کے مطابق فنون سیکھے اور پھیلائے جاویں۔ اسی ضمن میں آپنے ترکوں کے تنزل کا ذکر بھی کیا کہ وہ لوگ باوجود بادشاہ ہونے کے علم سے اتنا کام بھی نہیں لیتے کہ اپنی ضروریات خود مہیا کریں بلکہ ہر ایک چیز میں دوسرے ملکوں کے محتاج ہیں یہی اُن کے تنزل کا اصل سبب ہے۔ اسی ضمن میں آپنے گورنمنٹ صوبہ آباد کی مہربانی کا ذکر کیا جو مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر ہوئی ہے کہ جہاں کہیں بیس مسلمان لڑکوں کا مکتب ہوگا گورنمنٹ اُس مکتب کو بھی امداد دیگی۔ اس مہربانی کے شکریہ کا رزولیوشن اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے بھی پاس ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کی حالت جیلخانوں میں دیکھنی چاہیئے مسلمانوں کی مالی حالت کا ذکر بھی کیا۔ آپ کے بعد سکرٹری کانفرنس نے کہا کہ ہمیں یہ سب باتیں ملحوظ ہیں۔ ہم جیلخانوں میں بھی جاسکتے ہیں اور لوگوں کو اخراجات کم کرنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں آئندہ اس نصیحت پر مزید عمل کرینگے انشاء اللہ۔

آپکے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اخلاص فی العمل" آپ کی تقریر کی بابت کچھ لکھنے کی حاجت نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ سراپا اخلاص ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کو خیر وفاہت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے آمین

بعد دوپہر منشی عبد الخالق صاحب دہلوی نے ایک توحیدی نظم پڑھی۔ اُن کے بعد مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی نے ایک نظم متضمن تعریف سنت بعد حدیث پڑھی۔ ان کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا "مسلم اور اہلحدیث" کانفرنس میں دو مضمون ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور ہوا کرینگے انشاء اللہ۔ ایک "اہلحدیث کا مذہب" دوم "اتفاق بین الناس"۔ اس لئے ان مضامین سے کانفرنس کو وہی نسبت ہے جو گورنمنٹ کے انتظام کو ریل اور تار سے ہے یہی دو مضمون ہیں جن کی کامیابی پر اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون کو قلمبند کرکے دیدیا ہے جو آگے درج ہوگا۔

بعد عصر ایک مختصر سی تقریر عزیزی عطاء اللہ نے کی جس پر حاضرین نے اُس کی آئندہ صلاحیت کے لئے دعا کی۔ امید ہے ناظرین بھی اپنی مخلصانہ دعاء سے محروم نہ کرینگے۔ اس کے بعد میرا مضمون تھا "اتفاق اور اتحاد" میں نے ثابت کیا کہ اتحاد تو محال ہے بلکہ اس کی تلاش بے سود ہے۔ البتہ اتفاق ممکن ہے بلکہ واقع ہے۔ اس دعوے کو بہت سے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کرکے حسب پروگرام حاضرین کو رائے زنی کا موقع دیا جس پر اکثر نے تو کھلے لفظوں میں تائید کی بعض نے بظاہر مخالفت کی اُن کا مطلب تھا کہ مخالف اعتقاد آدمی سے اتفاق جائز نہیں۔ سب سے آخر میں نے جواب دیا کہ مخالف آدمی سے مخالفت کے امور میں اتفاق ناجائز ہے مگر مشترک امور میں جائز ہے غرض یہ مضمون بھی اپنی غرض میں بہت کامیاب ہوا حاضرین کو معلوم ہوگیا کہ اہلحدیث کی جماعت دیگر فرقوں سے اتفاق کرنے کو تیار ہے بلکہ قدم بڑھاتی ہے اور مسلمانوں کے ہر ایک فرقے بلکہ ہر ایک انسان کے جائز کام میں ملنے کو جائز جان کر لبیک کہتی ہے اس سے بڑھکر اس کی صداقت اور اخلاق کا ثبوت کیا ہوگا؟

بعد نماز عشا مولوی عبد المجید صاحب بنارسی کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اسلام سے پہلی اور پچھلی حالت کا مقابلہ" آپنے بڑی خوبی سے اس مضمون کو نباہا اُن کے بعد جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی پروفیسر پونہ کالج کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "جماعت اہلحدیث کے فرائض" آپنے بڑی دلسوزی سے فرمایا کہ اہلحدیث کے فرائض ہیں احادیث اور سیرت نبی پر عمل کرنا اور نبوت کی مجسم عملی تصویر ہو کر دکھانا (لاریب)

تیسرا دن بعد تلاوت قرآن مجید کے مولوی عبد الرحمن صاحب نے بہت موثر طریق سے وعظ فرمایا۔ آپکے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد سکرٹری نے مختصر سی رپورٹ سنائی جس میں آمد وخرچ اور تحویل کا حساب سنایا (جو بعد میں شائع کیا جاویگا) اسی موقعہ پر چندہ بھی ہوا۔

بعد دوپہر جلسہ تعارف اور شورے کا تھا جس میں بڑی گرم گرم بحثیں ہوئیں۔ زیادہ زور اس بات پر رہا کہ ہمارا اپنا مدرسہ اور دار التصنیف ہونے چاہئیں اور جگہ جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوں۔ سال بھر میں جو اکابر اور اصاغر برادران اہل حدیث وغیرہ فوت ہوئے تھے اُن کے حق میں دعاء مغفرت کیگئی اللہم اغفرلہم۔

بعد عصر ایک ایسے مشہور لیکچرار کا وقت جس کے سننے کو نہ صرف اہل حدیث بلکہ نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور آریہ بھی ہمہ گوش تھے۔ ایسے لیکچرار کون ہیں وہ غازی محمود بی اے (سابق دھرمپال آریہ) آپ کی تحریر کے وقت مجمع بہت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "میں آریہ سماج سے کیا لایا" آپ نے دو گھنٹے تقریر کی نتیجہ نکالا جو سب نے پسند کیا کہ میں آریہ سماج سے اُس کی روح لے آیا۔ اب آریہ سماج زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ جسم ہے۔

بعد نماز مغرب جناب کمشنر صاحب قسمت آگرہ اور کلکٹر صاحب ضلع علیگڈھ کی تشریف آوری کا وقت تھا۔ قریباً ۴۰ منٹ شریک رہے۔ اُس وقت کا پروگرام خاص تھا۔ سب سے پہلے حافظ محمد حسین امرتسری نے سورۂ مریم کا رکوع سنایا۔ اُس کے بعد سکرٹری نے اغراض کانفرنس عرض کئے جس میں بتلایا کہ کانفرنس ہذا ایک مذہبی انجمن ہے۔ مذہب انسان کو جرائم سے روکتا ہے۔ قانون وقت میں اتنی طاقت نہیں جو مذہب میں ہے۔ کانفرنس ہذا کی کارروائی دراصل گورنمنٹ کی خدمتگذاری ہے اس لئے امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ اس کانفرنس کو اپنی خادم جانیگی۔ اسکے

ahmadimuslim.de

بعد جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے چند منٹ تقریر کی جس کا عنوان تھا "اسلام اور عیسائیت" آپ نے بتلایا کہ اسلام نے عیسائیت پر یہ احسان کیا کہ حضرت عیسےٰ اور مریم کی نسبت بدگوئی کو دنیا سے معدوم یا کم سے کم بہت کم کر دیا۔ آج کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو حضرت مسیح اور ان کی والدہ کا مداح بنا دیا۔ عیسائیت نے مسلمانوں پر یہ احسان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں جب مسلمانوں کو تکلیف ہوئی اور انہوں نے حبشہ (ابی سینیا) میں ہجرت کی۔ تو وہاں کے عیسائی بادشاہ نے مسلمان مہاجرین کو امن امان دیا۔ غرض یہ دونوں مذاہب ابتدا سے باہم احسانمندی کے ساتھ چلے آئے ہیں۔ آپ کے بعد سکرٹری کی باری تھی۔ سکرٹری نے اس تقریر میں حاکم و محکوم کا تعلق بڑی خوبی سے بتلایا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ محکوم رعیت باغ ہی تو حاکم مالی ہے۔ باغ کی تازگی سے مالی کا فائدہ ہے وغیرہ

ان تقریروں اور جلسے کے نظارہ سے جناب کمشنر صاحب بہادر اور کلکٹر صاحب بہت خوش ہوئے جاتے ہوئے فرما گئے:۔

"ہم اس جلسے سے خوش ہیں اور ہم کو اس پر اعتماد ہے"

اسی اظہار مسرت کی شرح جناب مسٹر قادری صاحب بیرسٹر اور ٹرسٹی علیگڈھ کالج نے بڑی تفصیل سے فرمائی جس میں فرمایا اہلحدیث کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئی ہے جس سے حکام اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی خوش ہیں۔ آپ کے بعد ضلع علیگڈھ کے معزز ترین بزرگ جناب نواب عبدالصمد خان صاحب رئیس چھتاری نے اس کامیابی پر اظہار مسرت فرمایا۔ اس کے بعد سکرٹری نے خدا کا، گورنمنٹ کا، استقبالیہ کمیٹی اور حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کو ختم کیا مگر لوگوں کا شوق ختم نہ ہوا تھا۔ اس لئے مولوی عبیدالرحمن صاحب کی تقریر دیر تک ہوتی رہی الحمد للہ۔

چندہ میں خاص چندہ یہ بات خاص قابل توجہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جلسے میں چندہ کرنا اصل مقصود نہیں ہوتا بلکہ اشاعت توحید و سنت مقصود ہے۔ اس لحاظ سے چندے میں کمی ہو تو جلسہ کی کامیابی میں شک نہ کرنا چاہئے معمولی چندہ بہت کم ہوا۔ چونکہ جو کچھ ہوا وہ سب قوم ہی کا ہے کم ہے تو زیادہ ہے تو اسلئے امید ہے کم ہونے کی صورت میں قوم کو اس کی خود فکر ہوگی۔

متفرق چندہ قریباً ۶۰۰ روپیہ کے ہوا۔ مگر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا نے میرے دل میں ڈالی کہ اخبار اہل حدیث کی ضمانت فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوا تھا اس کی بابت وعدہ شائع شدہ ہے کہ اس ضرورت سے بچیگا تو وہ بھی کانفرنس ہی کا ہوگا۔ اس لئے اس بچی ہوئی رقم میں سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں نے داخل کر دیا خدا قبول فرماوے اور اصل دینے والوں کو اس کا دوہرا ثواب عنایت کرے امین۔

شکریہ۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبران نے بہت محنت کی مگر سب سے بڑھکر ہمارے ان نوجوانوں نے محنت کی جو انجمن تبلیغ الاسلام کی کوشش سے نومسلمان بنے ہیں خدا ان کو اسلام پر پختہ رکھے اور انجمن مذکور کے ممبران اور کارکنان خصوصاً ہمارے دوست مولوی سعید احمد صاحب کو جزا خیر دے۔ آمین۔

اطلاع مفصل کیفیت جلسہ مرتب ہو رہی ہے جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی انشاء اللہ۔

تحقیقی اہلحدیثوں کا ذکر خیر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کانفرنس کی مخالفت پر چند افراد ایسے بھی تلے بیٹھے ہیں جو اپنے آپ کو تحقیقی اہلحدیث یا حنفی اہلحدیث کہتے ہیں۔ ان حضرات کی دینی رگ حمیت بھی ہمیشہ سالانہ جلسہ پر جوش زن ہوا کرتی ہے۔ ناظرین کے دل میں سوال ہوگا کہ اس جلسے پر ان تحقیقی اہلحدیثوں نے کیا کیا کام کئے۔ ان کے کاموں اور دینی غیرتوں کا ذکر آئندہ نمبر میں ہوگا انشاء اللہ۔

مسلم اور اہلحدیث

یعنی وہ لیکچر جو جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس علیگڈھ میں دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار بلکہ بے شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مبارک موقع پر جمع ہونے اور اپنا پاک کلام سننے اور سنانے کی توفیق بخشی۔ خدائے تعالےٰ ہمارے اس کام میں برکت بخشے اور اسے ہمارے لئے زاد راہ آخرت بناوے و دحسن اللہ عبد اقال آمیناً۔

صاحبان۔ میرے مضمون کا عنوان رکھا گیا ہے "مسلم اور اہلحدیث"

میرے خیال میں اس عنوان میں یہ امر ملحوظ ہے کہ دین اسلام اور مذہب اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اس کا بیان اس طرح ہے کہ جو نسبت دین اسلام کو دیگر مذاہب سماوی سے ہے وہی نسبت اہلحدیث کو دیگر اسلامی فرقوں سے ہے یعنی یہ کہ جس طرح اسلام نے دنیا میں اختلاف و تفریق پیدا نہیں کی بلکہ دنیا کو اصل شاہراہ الہی اور طریق اعتدال دکھایا اسی طرح اہلحدیث نے بھی اس امت میں تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ انکا منشا یہ ہے کہ سب فرقوں کو جمع کر کے اسی ایک ہی اصلی لائن پر لایا جائے جسپر ہادی برحق نے امت کو چھوڑا تھا۔

صاحبان! مقصود کے بیان کرنے سے پیشتر ایک التماس ضروری جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس مضمون کے ضمن میں بعض دیگر ادیان اور دیگر اسلامی فرقوں کا ذکر ضرور آئیگا۔ کیونکہ امتیاز بغیر ذکر کے مشکل ہے اور مخالفت مذہبی ایک ایسا امر ہے کہ بیان کرنیوالے اور سامعین ہر دو فریقوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ بسا اوقات بیان کرنے والے کی رگ عصبیت جوش زن ہو جاتی ہے اور طبیعت اعتدال پر نہیں رہتی تو وہ دوسروں کے حق میں ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو مناسب نہیں یا غلط ہوتی ہیں اور بسا اوقات سننے والوں کو یہ بدظنی ہوتی ہے کہ چونکہ بیان کرنے والا بعض امور میں ہمارے موافق نہیں۔ اس لئے جو امر وہ

کر رہا ہے وہ بھی قابل اعتبار نہیں حالانکہ وہ امر نزاعی نہیں ہوتا یا اگر نزاعی بھی ہو تو نفس الامر میں حق اور واجب القبول ہوتا ہے۔

سو پہلی صورت کی نسبت جو مجھ ناچیز بیان کرنے والے کے لئے ہے میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ انشاء اللہ خاکسار ارشاد خداوندی وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ (پ۱۵ بنی اسرائیل) کو ملحوظ رکھکر اپنے مقصود کو اور اُس کے ضمنی لوازمات کو ایسے طریق پر بیان کریگا کہ نہ تو اس میں کسی خاص شخص پر حملہ مقصود ہو اور نہ کسی فرقہ و مذہب کی ہجو و ہتک منظور بلکہ کوشش کریگا کہ جس طرح کونین ایسی تلخ دوا شوگر کوٹ کرکے (Sugar Coated) بیمار کے پسند خاطر اور ملائم طبع کیجاتی ہے۔ اسی طرح بعض اخلاقی امور کو ایسے سلجھے ہوئے اور میٹھے انداز سے بیان کرے کہ آپ کی انصاف پسند طبائع انہیں پسند کرکے قبول کریں۔ اگر میں بتوفیقہ تعالےٰ اس امر میں کامیاب ہو جاؤں تو میں واثق ہوں گا کہ آپ کی حق پژوہ طبائع سے بمقتضائے آیت ربانی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (زمر پ۲۳) قبولیت کی امید رکھوں وهٰذا انا اشرع فی المقصود بعون اللہ المعبود۔

صاحبان! اسلامی تعلیم کا رکن رکین یہ ہے کہ خدائے واحد کی سچی معرفت اور اُس کی صفات کمال کا حقیقی عرفان حاصل ہو جس کے سائے میں اُس کی عبادت کا ایسا صحیح و آسان طریق اختیار کرایا جائے کہ ہم اس پر چل کر مطلوب حقیقی کو پا سکیں۔ اور چونکہ یہ ساری مشقت و تکلیف شرعی جو اس مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں اُٹھانی پڑتی ہے۔ اسی دار دنیا میں اور اسی جامہ بشری میں ہو سکتی ہے اور اختلاف طبائع کی بنا پر ضرور ہے کہ حوائج بشریہ کی نسبت تنازع و اختلاف پڑے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کے متعلق بھی مناسب قواعد و قوانین مقرر کئے جائیں جن کی بنا مصلحت و حکمت پر ہو تاکہ نظام دنیا میں خلل نہ پڑے۔ لہٰذا تعلیم اسلام کا مقصد ثانوی اصلاح تمدن ہے جس میں یہ امور مرعی ہیں۔ اخلاق فاضلہ سے نفس کو مہذب بنانا۔ امور خانہ داری کو حسن و اعلےٰ معاشرت سے نباہنا۔ اور مدنیت کو بہتر سے بہتر حالت اور اعلےٰ سے اعلےٰ پیمانے پر پہنچا۔ حفظ نفوس و اموال و عصمت فروج کے ذمے سے عہدہ برآ ہونا۔

میں نے اس مختصر تقریر میں سارے قرآن کا لُبِّ لباب آپ کے پیش کر دیا ہے اور اس کا سچا فوٹو نہایت چھوٹی سکیل پر آپ کے سامنے رکھدیا ہے۔ اصولی طور پر تو یہ سب امور ایسے مقبول و مسلّم ہیں کہ اسلامی فرقے تو کیا غیر اسلامی مذاہب بھی ان سے انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر عمل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو جس طرح دیگر ادیان کے مقابلے میں صرف اسلام ہاں صرف مقدس اسلام اس پر کھرا اتر سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی فرقوں میں صرف مذہب اہلحدیث ہی اسلام کی حالت اصلی کا صحیح فوٹو اور درست نمونہ ہو سکتا ہے جو خدا کے فضل سے کمی و بیشی سے محفوظ بلحاظ اعتقاداً و عملاً اسی حالت پر قائم ہے جس پر اسلام کے آخری نبی سید المرسلین فداہ روحی و صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کو چھوڑا تھا۔

اس لئے میں نہایت جرأت سے بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے دیگر مذاہب اور پیروان مذاہب میں جو رتبہ اسلام اور مسلم کا ہے وہی درجہ اہلحدیث کا ہے۔ اور مسلم اور اہلحدیث ہر دو مترادف و ہم مصداق ہیں!

صاحبان! اسلام دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے اور ہدایت و درستی قائم کرنیکو آیا تھا۔ لیکن افسوس ایسے قدر نشناسوں کے منہ لگا جنھوں نے اس کے خوب صورت چہرے کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا اور اس کے براق رخسارے کے خال کو سیاہ داغ سمجھکر اُلٹا اُسی کو فسادی و خونخوار بنانا چاہتے کہ بجائے حجت و دلیل کے حجت بازی و شمشیر سے اس کا مقابلہ کیا اور اپنی غلط کارروائیوں کے بُرے نتائج کو اسکے سر منڈھا۔ غرض اس کے بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اور کوئی فروگزاشت باقی نہ چھوڑی۔ اسیطرح اُس کے سچے فوٹو مذہب اہلحدیث کو تفریق امت کے ناپاک الزام سے بدنام کرکے لوگوں کی نظروں سے اُتار گیا اور اپنا قصور اُس کے سر تھوپا گیا!

صاحبان! جب میں نے یہ کہدیا کہ مسلم و اہلحدیث مترادف ہیں تو مجھے اس امر کو بھی صاف کرنا چاہئے کہ اہلحدیث کو کوئی الگ فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فرقہ حقیقت میں اسی گروہ کا نام ہو سکتا ہے جس نے تھوڑی یا بہت اس حالت سے جدائی اختیار کر لی ہو جس پر آں حضرت صلعم نے اپنی امت کو چھوڑا تھا اور جو اسی حالت قدیمہ پر قائم ہو اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ آئی ہو اسے فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کے دیگر قسیموں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے اسے فرقہ قرار دے لیں تو یہ دیگر امر ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس تقریر میں ان کو بحیثیت فرقہ ذکر کیا جائیگا۔

حضرات۔ میں نے شروع تقریر میں قرآن مجید کا جو خلاصہ ذکر کیا ہے اس کی پہلی جزو یعنی عبادت الٰہی تو براہ راست مذہب کہلانے کی مستحق ہے اور دوسری جزو یعنی تمدن بالتبع۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور اعلےٰ تمدن کی پرورش حقیقت میں سچی عبادت الٰہی کے سائے میں ہو سکتی ہے اور پس ان ہر دو تعلیمات میں کسی اعلےٰ عملی نمونے کی ضرورت ہے جسے عملی طور پر عبادت و معرفت الٰہی کا غایت کمال حاصل ہو اور اس کے اخلاق و قوائے طبعیہ خداتعالیٰ کی صفات جمالیہ کے سائے میں پرورش یافتہ ہوں تاکہ حقیقی عبادت و اعلےٰ تمدن کا اعلےٰ نمونہ ہونے کے علاوہ اُس کی زندگی عبادت و تمدن کی آپس کی نسبت کو صحیح صحیح قائم رکھتی ہو اور اُن کے میزان کو کسی غیر مناسب میلان سے محفوظ رکھتی ہو۔ اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ یہ اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ سوائے آں حضرت صلعم کے کوئی نہیں جن کی تاسی و اقتدا و اتباع کے لئے ارشاد ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱) نیز فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳)

اس تاسی و اتباع کی بنا اسی امر پر ہے کہ آنحضرت صلعم خدائے پاک کی نظر میں محبت قلبی اور عبادت لسانی و بدنی میں نہایت اعلےٰ معراج پر ہیں اور اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور سیاست مدن میں نہایت اعتدال پر ہیں۔ نہ تو عبادت و محبت الٰہی کے متعلق آپ کی زندگی میں کوئی کسر نظر آتی ہے اور نہ تہذیب نفس و تدبیر منزل و سیاست مدینہ میں کوئی نقص۔ اور نہ آپ کی پاک زندگی میں۔ ان دونوں میں باہمی ایسا تصادم ہوا کہ ایک کو غیر مناسب ترقی یا تنزل ہو گیا ہو بلکہ ہر ایک قوت اپنی اپنی حد میں برابر مناسب ترقی پر ہے جس سے نظام و اعتدال میں ہرگز خلل نہیں پڑ سکا۔ آں حضرت صلعم کو جو یہ کمال انسانی عطا ہوا محض اعتقادی نہیں بلکہ اس کا اظہار اس وقت واقعات کی بنا پر ہوا ہے۔ کیونکہ میری تقریر کی جان آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی ہے۔ اس امر کو میں اس رنگ میں بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ خلافت صدیقی و فاروقی میں دین و دنیا کی ترقی اور اُن کی باہمی نسبت کی درستی مسلم ہے۔ اور حقیقت میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما ہی منہاج نبوت کی خلافت کے صدر ہیں۔ ان ہر دو عہد میں تعلیم قرآنی کا کوئی پہلو اعتقاد و عمل میں ضعیف نہیں پایا گیا۔ محبت الٰہی اور غیرت ایمانی اور اس کے نام پر جان نثاری بے مثل ہے۔ زہد و تقوےٰ اعلےٰ حالت پر ہے دیانت و ایمانداری نہایت درجے کی ہے۔ کسر نفسی و تواضع عفو و انتقام۔ حلم و غیرت۔ خدا ترسی و ایثار۔ شدت و نرمی۔ رحمت و شفقت۔ حسن معاملت و ادائے حقوق۔ تعلقات زن و شوی و رشتہ داری۔ حفظ ناموس و رعایت جیکساں۔ غرض ہر خلق مہذب سے مہذب صورت میں ہے۔ حسن انتظام اور فتوحات میں تقوےٰ و خدا ترسی مملکت کشائی کے علاوہ غیر قوموں کو جوق درجوق اسلام کا حلقہ بگوش کر رہی ہے آخر یہ حالت کس امر کا نتیجہ تھا؟ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس امر میں مجھ سے کلی اتفاق کرینگے کہ یہ سب کچھ آں حضرت صلعم کی سچی محبت۔ سچی اتباع و اقتدار کا نتیجہ ہے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ ان جانبازان اسلام

ہاں ان سچے جان نثاروں یعنی صحابہ کرام ؓ نے تو آں حضرت صلعم کے کلمات طیبہ کو اپنے کانوں سُنا۔ اور آپ کے واقعات و معمولات کو اپنی آنکھوں دیکھا اور اسی چال اور روش پر چل کر دین و دنیا میں منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

اور جب یہ بھی مسلم ہے کہ اسلام ایک آخری اور دائمی و ناقابل تنسیخ و ترمیم شریعت لایا ہے تو کیا آپ اس عقدہ کشائی میں میری کچھ مدد کر سکتے ہیں کہ بعد کی نسلوں میں آں حضرت صلعم کے وہ واقعات و کلمات کس طرح پہنچیں۔ تاکہ پچھلی امت بھی اُس فیض سے بالکل محروم نہ رہے جو پہلی امت کو ملا۔ اور آنحضرت صلعم کا وہ علم و عمل جو خاص تعلیم خداوندی اور عصمت ایزدی سے جہانیوں پر ظاہر ہوا گم نہ ہو جائے اور اگر عہد سعادت مہد کی رونق و کیفیت برابر جہان میں جلوہ گر رہے۔

بس اسی امر میں اپنی سعی کو لگا دینا اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصود بنا لینا اہل حدیث کا اصلی و منصبی فرض ہے۔

اب میں خدا کے فضل سے اس بات کے بہت قریب آ گیا ہوں کہ مسلم اور اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اور وہ کس طرح آں حضرت صلعم کے نقش قدم پر چل کر دنیا کو ایک ہی شاہراہ محمدی پہ چلاتے ہیں اور تفرق و تحزب کو مٹا کر اتباع سنت کی رغبت دلاتے ہیں۔

میرے بزرگان و برادران! جب آں حضرت صلعم کے صحاب فوت ہو گئے تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ابوبکر بن حزم کو جو اُن کے وقت میں مدینہ منورہ پر گورنر تھے فرمان لکھا۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے جو کچھ مل سکے لکھ لو کیونکہ مجھے (اس) علم کے نابود ہو جانے کا اور علمائے (حدیث) کے نہ رہنے کا خوف ہے اور (دیکھو) سوائے آں حضرت صلعم کی (مرفوع)[لہ] حدیث کے اور کچھ بھی قبول نہ کیا جائے۔ اور علمائے (حدیث) کو چاہئے کہ وہ اس علم کی عام اشاعت کریں اور درس و تدریس منعقد کریں تاکہ جو شخص علم نہیں رکھتا وہ بھی تعلیم پا جائے کیونکہ علم کے نابود ہونے کی یہی صورت ہے کہ وہ مخفی ہو جائے"!

ابونعیم نے تاریخ اصفہان میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس فرمان کی نسبت یہ روایت کی ہے کہ آپ نے جمیع اقطار سلطنت میں یہ فرمان جاری کیا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کو دیکھ بھال کر جمع کر لو!

اس تاریخی واقعہ کے ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ آں حضرت صلعم کی زندگی کے واقعات اور آپ کی پاک کلمات کی حفاظت اور پچھلی نسلوں میں ان کی تبلیغ کا یہی ذریعہ ہوا اور ہے کہ ان کو قراءتاً و کتابتاً محفوظ رکھا گیا۔ اب ہمارے لئے میدان بہت صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے جملہ کوائف زندگی پر مطلع ہونا نہایت آسان امر ہے اور محدثین رحمہم اللہ نے ہمارے لئے سب صعوبتیں سہل کر دی ہیں۔ اسی امر کو مولانا حالی مرحوم اپنی مقبول خاص و عام مسدس میں اس طرح بیان کرتے ہیں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو

سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزہ اس کا چکھ کر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

پس علمی لحاظ سے تو اہل حدیث کا منصب یہ ہے کہ بموجب فرمان خلیفہ عبدالعزیز ؒ خالص علم حدیث کی اشاعت

[لہ] اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ سلف میں دلیل شرعی صرف قرآن اور حدیث تھے دیگر سب باقی اقوال کو یہ درجہ نہ تھا۔ (ایڈیٹر)

کریں اور احادیث نبویہ کو امتیوں کے اقوال سے مجرد کریں تاکہ عمل کے لئے رستہ صاف ہو جائے جو آثار نبویہ کے محفوظ رکھنے سے اصلی غرض ہے۔ اور عملی لحاظ سے یہ فرض ہے کہ سنت نبویہ کو عملی طور پر کر کے دکھائیں تاکہ وہ زندہ رہے اور متروک ہوتے ہوتے مردہ نہ ہو جائے گو لوگ اس سے بوجہ ناواقفی کے منع کریں اور ہدف ملامت بناویں۔ اور جس طرح مقام عبودیت میں غیر اللہ کی طرف منسوب ہونا گوارا نہیں اسی طرح بلحاظ آں حضرت صلعم کا امتی ہونے کے غیر نبی کی طرف منسوب ہونا پسند نہ کریں ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

اور جس طرح عبادت الٰہی میں کسی اور کو شریک باری بنا نا برداشت نہیں کر سکتے اسی طرح اس امر اتباع و اقتدا میں بھی آں حضرت صلعم کے بعد کسی اور کے قول و عمل کو بلا شرط واجب القبول نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہر ایک امتی پر بلحاظ امتی ہونے کے آں حضرت صلعم کا فرمان واجب الاطاعت اور آپ کا دستور العمل قابل اقتدا ہے اور آپ کے بعد دیگر کوئی نہیں جس کے علم کی نسبت یہ اطمینان ہو کہ وہ بطور وحی خدا تعالیٰ سے دیا گیا ہے اور اس کے عمل کی نسبت یہ تسلی ہو کہ وہ خدا تعالےٰ کی خاص حفاظت و عصمت میں ہوا اور بحال رہا۔

اہلحدیث کے مسلک میں ایک مشکل ہے جس نے بہتوں کو ان سے علیحدہ کر دیا۔ اور حقیقت میں وہ مشکل ایسی نازک ہے کہ سوائے اہلحدیث کے اور کوئی اسے نباہ سکتا ہی نہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ وہ مشکل حل ہو جائے تو آدمی کو سوائے اہل حدیث بننے کے کوئی چارہ نہیں اس کی ٹھیک مثال یہی ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان کے مقابلہ میں ایک مشکل ہے۔ اور اس مشکل کو صرف اسلام ہی نے حل کیا ہے۔ بہت سے لوگ اس میں حیران رہ گئے اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے۔ پر اس مشکل کا حل سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ آدمی مسلم بن جائے یا بالفاظ دیگر مسلم بنجانے سے وہ مشکل نہیں رہتی۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر امم سابقہ میں بہت اختلاف تھا۔ حتےٰ کہ کتب سماویہ میں اختلاف پڑ گیا۔ اور کوئی نسخہ محفوظ نہ رہا۔ خود ماننے والوں میں ان کی نسبت طرح طرح کے شکوک پیدا ہو گئے۔ اور ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ آخر مرتے کیا نہ کرتے لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو کتب الٰہیہ مانا گیا اور تاریخی قصوں اور قومی فسانوں نے وحی ربانی کی جگہ لے لی۔ اس طوفان بے تمیزی پر خدا تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کو مبعوث فرمایا اور اصل دین الٰہی کو از سر نو زندہ کر کے اور طریق اعتدال کو قائم کر کے شریعت کو کامل کیا۔ چنانچہ شرائع سابقہ کا اجمالی ذکر کر کے فرمایا:۔

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ کِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ (شوریٰ پ ۲۵)

اس مقام پر یہ امور ذکر ہوئے ہیں:۔

"اہل کتاب میں یہاں تک اختلاف پڑ گیا تھا کہ کتاب الٰہی مشکوک ہو گئی۔ اس پر آں حضرت مبعوث کئے گئے اور آپ کو امر ہوا کہ لوگوں کو امر ہوا کہ لوگوں کو کتاب الٰہی کی طرف دعوت کرو اور امر الٰہی پر مستقیم رہو اور لوگوں کی خواہشوں کی یعنی ان امور کی جو انہوں نے از خود بنا کر دین میں داخل کر لئے ہیں پیروی نہ کرو۔ اور کتب سابقہ کی نسبت یہ کہو کہ ہر کتاب الٰہی پر ایمان ہے اور مجھے تم میں عدل کرنے کا حکم ہے"

اس سے پیشتر فرمایا:۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ

اس سے سمجھایا کہ اختلاف کا فیصلہ خدا کے سپرد ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ جب آں حضرت صلعم سابق امتوں کا اختلاف مٹانے اور ان میں عدل قائم کرنے آئے ہیں اور آپ کو اقوال الرجال کی اتباع سے ممانعت ہے اور امر الٰہی پر استقامت کی تاکید ہے تو آپ کے لئے کوئی خاص منضبط دستاویز چاہیئے جس سے یہ سب امر صحیح صحیح صورت میں حاصل ہوں۔ سو وہ دستور العمل یہ ہے کہ ہر اختلاف کو وحی الٰہی کی کسوٹی پر پرکھا جائے اور اس کے مقابلے میں کسی کی شخصیت پر مدار نہ رکھا جائے۔

یہ اصول جیسا معقول و سچا ہے ظاہر ہے۔ اس میں نہ تو اپنی حیثیت مد نظر ہے اور نہ دوسرے کی بار ملحوظ۔ انصاف کی ایک ہی بات ہے کہ ہر ایک وحی الٰہی کی طرف رجوع کرے۔ اور زید بکر کے اختلاف و اقوال کو چھوڑ دے کیونکہ اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ اس امر میں اسلام کی تعلیم نہایت اعتدال پر ہے۔ اگر سابق ادیان کی کوئی بات تحریف سے محفوظ ہے تو اس سے انکار نہیں اور اگر معتقدوں نے از خود داخل دین کر لی ہے تو دیگر لوگوں پر اس کا بار اطاعت کیوں؟

لیکن چونکہ اصل دین کی تحقیقات کر کے وحی الٰہی کو الگ کرنے اور رسوم مروجہ کو ترک کرنے میں ایک عظیم انقلاب نظر آتا ہے۔ اس لئے عوام اس انقلاب کو امر جدید اور فتنہ و فساد قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہی رائے قائم کی گئی اور اَئِنَّا لَتَارِکُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ کے فتوے دیئے گئے۔ حالانکہ تعلیم توحید کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ ہاں موجود الوقت لوگوں کے مدت کے آبائی طریق اور رسوم مروجہ کے خلاف تھی۔

اسی طرح اہلحدیث بھی جو آں حضرت صلعم کے سچے جانشین ہیں اختلاف و تفرق امت کے وقت یہ صدائے بلند کہتے ہیں کہ اپنے اختلافات کو خدا کے سپرد کرو۔ وحی الٰہی کی متابعت میں سب متفق ہو جاؤ۔ اور اس کے سوائے اقوال الرجال کو دستور العمل بنا کر لوگوں پر آں حضرت صلعم کے بعد امتیوں کی اطاعت کا بار گراں نہ لادو۔ اور احادیث آں حضرت کو آرائے امت سے ممتاز کرو۔ اس صدا کی سخت مخالفت کی گئی۔ کیونکہ لوگوں کے دل و دماغ میں جو کچھ سمایا تھا اور جسے انہوں نے غلط فہمی سے دین سمجھ رکھا تھا یہ صدا اس کے برخلاف تھی۔ ایسے اختلاف و مخالفت کے وقت آں حضرت کو استقامت کا حکم تھا۔ اہل حدیث نے بھی ان سنتوں کی اتباع میں جسے لوگوں نے متروک کر دیا تھا اور اگر علمی طور پر ان کے قائل تھے بھی تو عمل میں ان کو غیر ضروری سمجھ کر اہمیت نہ دی تھی جس سے وہ سنتیں مردہ ہو گئیں نہایت استقامت سے پکڑا۔ اور لوگوں کی

ahmadimuslim.de

ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کی۔ غرض جس طرح سابقہ شرائع کے کم یا منسوخ ہوجانے کے وقت آں حضرت صلعم کی وحی حَکم اور قول فیصل ہوئی۔ اور اس میں خدا نے کسی اور کو آپ کا شریک و ساجھی نہیں بنایا۔ اسی طرح اب خود اس امت مرحومہ کے اختلاف کے وقت بھی وہی وحی محمدی (قرآن و حدیث) حَکم فیصل ہوگی چنانچہ فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنے اگر تمھارے درمیان کسی امر میں تنازع پڑجائے تو اس (نزاعی امر) کو خدا و رسول کی طرف لوٹاؤ۔ نیز فرمایا:۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ۵) یعنی (اے پیغمبر) تیرے رب کی قسم کہ یہ لوگ مومن نہیں بنینگے جتنے کہ تم کو اپنے تنازع میں حَکم بنائیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کردو اُس کی نسبت اپنے دلوں میں کچھ بھی تنگی نہ جانیں اور (عملاً بدل و جان) تسلیم کرلیں۔

ان آیات اور ان کی مثل دیگر آیات کے موجب اہل حدیث نے اپنے اعتقادیات و عملیات کی بناء صرف قرآن و حدیث پر رکھی لیکن ان کے سوا ہر فرقہ نے اپنے مسلّم امام و پیشوا کی شخصیت کو اتباع و عقائد میں داخل کیا اور اس کے قول و فعل کو مستقل سند جانا جس سے ایک دین کے کئی فرقے ہوگئے جسطرح پہلی امتوں میں ہوئے تھے فَتَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ (مومنون پ۱۸) یعنی انبیاء علیہم السلام کے بعد اُن کی امتیں آپس میں فرقہ فرقہ ہوگئیں (اور) ہر فریق اپنی حالت میں مگن ہو رہا ✦　　(باقی باقی)

(خاکسار میر سیالکوٹی)

قادیانی مشن

مناظرہ منظور

اہلحدیث میں بارہا لکھا گیا۔ اور آخری پرچہ ۵ مارچ میں بھی اظہار کیا گیا کہ قادیانی مشن میں جو اختلاف پیدا ہو رہا ہے اس کے دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہم سے مباحثہ ٹھیرالیں تاکہ ان دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہوجائے۔ اس درخواست کی ہمدردانہ تہہ کو نہ پہنچکر قادیان کے اخبار الفضل نے ہم پر بحیثیت معاند اور سخت ترین دشمن وغیرہ کا الزام لگایا ہے۔ جس کے جواب میں فقط اتنا کافی ہے سے

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مگر غنیمت ہے کہ الفضل نے اپنے مرشد نبی اور رسول قادیانی سے بڑھکر ہمت کی کہ ہمارے مناظرہ کے چیلنج (دعوت) کو قبول کیا۔ الفضل ۱۴ مارچ کو پرچہ میں لکھتا ہے کہ یہ شرط مت لگاؤ کہ لاہوری پارٹی بھی شریک ہو۔ ہم بذات خود اپنے خیال کے ذمہ دار ہیں جو تم لاہوری پارٹی کو شامل کرنے کی شرط لگاتی ہو یہ تمھارا فرار ہے وغیرہ۔

ناظرین ۵ مارچ کا اہلحدیث اٹھاکر ملاحظہ کریں۔ ہمنے لاہوری پارٹی کی شرکت کو شرط نہیں کیا تھا بلکہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کی ایک صورت پیدا کی تھی کہ ہم سے مباحثہ چھیڑدو تمھاری مصالحت ہوجائیگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مشن کی نحوست کے ایام ابھی باقی ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ اپنے اختلافات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔

اچھا ہم بھی بقول ع محتسب را درون خانہ چہ کار اس نزاع کے مٹانے سے خاموش رہکر صرف قادیانی پارٹی سے مباحثہ کرنا بھی منظور کرتے ہیں۔ مباحثہ کی صورت کیا ہوگی ہم اپنے الفاظ میں نہیں لکھتے الفضل کے الفاظ نقل کردیتے ہیں۔ الفضل لکھتا ہے:۔

ہم نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو وہی مسیح یقین کیا ہے جس کا وعدہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور دلائل اور براہین کے ساتھ ہم نے اس دعوے کا مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا پس ہم خدا کے فضل و کرم سے اس پاک نام کے لئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوے کے علی منہاج نبوۃ ثبوت کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار رہیں اور مولوی ثناءاللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں:۔　　(۱۴ مارچ)

یہ ہے الفضل کا دعوے جس کے ثابت کرنے کا وہ ذمہ دار ہے۔ ہم بھی اسی کو قبول کرتے ہیں۔ الفضل اور اس کی پارٹی کو اختیار ہے کہ مناظرانہ طریق سے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جس مقدمہ کو چاہیں ذکر کریں بحکم علم مناظرہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم جس مقدمہ پر چاہیں اعتراض کریں۔

مدعی کا حق نہیں ہوتا کہ وہ فریق ثانی کو مجبور کرے کہ تم میرے فلاں مقدمہ دلیل پر اعتراض کرو۔ ایسا کرنے والا مدعی مناظر نہ ہوگا۔ بلکہ مجادل بلکہ فراری قرار پائیگا۔ پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مخاطب اپنے دعوے کا ثبوت اُسی طرح پیش کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ

پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا
پھر عدم رجوع موتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر۔

(۱۴ مارچ صفحہ ۶)

بہت خوب۔ ہمیں منظور۔ مگر یاد رہے اگر ایڈیٹر الفضل کو معلوم نہ ہو تو کسی اہل علم سے پوچھنے میں عار نہ کرے کہ یہ سب مباحث آپ کے اصل دعوے (مسیحیت مرزا) کے مقدمات ہیں نہ کہ اصل دعوے۔ پس صورت بحث آپ کی طرف سے یہ ہوگی کہ چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہوچکے ہیں اور فوت شدہ واپس نہیں آسکتے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق ہیں وغیرہ۔

اس طرز بیان میں اصل دعوے آپ کا مرزا صاحب کی بابت ہے اس لئے بحکم مناظرہ فریق مخالف کا حق ہوگا کہ آپ کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہے اعتراض کرے۔ امید ہے الفضل اپنے قول کی پابندی کرنے میں پورا اُتریگا اور ہمیں کہنے کا موقع نہ دیگا سے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

درایت تفسیری

اس کتاب کی بابت اہلحدیث مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۹ مارچ

فروری میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مصنف نے اپنے دعوے کو ثابت کرنا تو کجا چھوا بھی نہیں یعنی کتاب کے کسی مقام پر تہیہ اور ارادہ بھی اس کے ثابت کرنے کا نہیں کیا۔ اس کو فیصلہ کے لئے ہم نے مصنف نے اپنے مقرر کردہ موضوع کو چھوا ہے یا نہیں ہم نے تجویز لکھی تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے کے موقع پر تین علماء کرام (مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی، مولوی سید علی صاحب حائری مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) سے اسکے متعلق فیصلہ کرایا جائے۔ اس تجویز کے متعلق مصنف نے اصولاً تو تسلیم ظاہر کی ہے۔ مگر ممبران کی بابت لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبداللہ صاحب پشاوری داخل کئے جاویں جس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی تو منظور ہیں۔ بہت خوب۔ اب میں مصنف کو ایک قاعدہ کی بات بتلاؤں۔ ایسے موقع پر قاعدہ یوں ہے کہ بحکم قرآنی حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ایک ایک ممبر فریقین کا ہوتا ہے۔ تیسرا مشترک الحمدللہ مشترک ممبر پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں اپنی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب کو پیش کرتا ہوں جو میرا حق ہے۔ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں پیش کریں۔ میرا کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ نہ میں آپ کی حق تلفی کروں۔ نہ آپ میری کریں۔ ناظرین! کیا میں نے اس امر میں کوئی غلطی کی ہے؟ ہرگز نہیں

امر قابل تصفیہ صرف یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے موضوع کو کس صفحہ پر ثابت کرنے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ ہم نے ساری کتاب کو پڑھا ہمیں کہیں یہ نہ ملا کہ مصنف نے اپنے منصب کو چھوا بھی ہے۔ بلکہ یہی پایا کہ مصنف اپنا منصب اور موضوع سرے سے بھول ہی گیا ہے اُسے یاد نہیں رہا کہ میرا فرض کیا ہے اور میں کرتا کیا ہوں۔ اس فیصلے کے بعد کتاب کا جواب دینا ہمارا کام ہوگا۔ لاہور کا جلسہ قریب آرہا ہے۔ مصنف اور اس کے احباب سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ اس فیصلہ کی طرف جلد متوجہ ہوں گے۔

اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے

اہل حدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ اجلاس امسال بمقام علیگڈھ منعقد ہوا۔ گو مسلسل باد و باران کی وجہ سے کسی قدر بے لطفی ہوئی۔ تاہم خدا کے فضل سے جلسے بہایت کامیاب ہوئے اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک رہی۔ باہر سے تشریف لانے والے علماء اور دوسرے ڈیلی گیٹوں کی تعداد چھ سو سے متجاوز تھی جس میں سوائے مدراس کے باقی جملہ حصص ہند کے قائم مقام شامل تھے۔ باوجود اس کے نہ صرف مہمانوں کو استقبال کا بلکہ اُن کے قیام و طعام اور جلسے کے عام انتظام کا اہتمام بھی بہایت قابلیت اور خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا تھا جس کے لئے ڈاکٹر محمد اشرف خان صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب جنرل مرچنٹ و میونسپل کمشنر علیگڈھ خاص شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں جو اس کانفرنس کے علیگڈھ میں مدعو کرنے کے اصل محرک بھی ہیں۔ علاوہ خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لوگوں اور عمائد و اکابر کے بہت سے غیر مسلم برادران بھی وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ اور ۱۵ مارچ کو صاحب کمشنر بہادر و صاحب مجسٹریٹ کلکٹر بہادر ضلع بھی رونق افروز ہوئے اور بہت غور سے جلسہ کی کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور تقریروں کو سنتے رہے۔ اور بعد میں جو چٹھی صاحب کمشنر بہادر نے بتوسط صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع شیخ محمد یوسف صاحب کو لکھی۔ اس میں جلسہ کی اغراض کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اس کو مفید و قابل قدر بتایا ہے۔ مقررین و واعظین وغیرہ میں مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی صدر جلسہ، جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، جناب مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس، جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب اور مسٹر غازی محمود (سابق دہرم پال و عبدالغفور) کی تقریریں قابل ذکر تھیں۔ مسٹر غازی نے یہ بتایا کہ آریہ سماج میں اخوت اور رواداری کا نام نہیں ہے اور اس کے متعلق اُن کا دعویٰ محض ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں الخ

(علیگڈھ گزٹ ۱۷ مارچ)

صاحب کمشنر قسمت آگرہ کی قدردانی

جس چٹھی کا ذکر اوپر کے مضمون میں آیا ہے وہ مورخہ یہ ہے:-

In company with the collector of Aligarh I yesterday attended for a short time the final meeting of the Ahl-i-Hadis conference. I was much interested in the proceedings which I heard. All endeavours to assist men to live good lives are worthy of support.

ہم کل شام ہمراہی کلکٹر صاحب بہادر ضلع علیگڈھ اہل حدیث کانفرنس کے آخری اجلاس میں کچھ عرصہ کے لئے شامل ہوئے جو تقریریں وہاں سنیں اُن سے بہت محظوظ ہوئے۔ انسانوں کو صالحیت کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دینے کی تمام کوششیں قابل امداد ہیں۔

میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو!
ایک نظر ادھر بھی

لاہور میں شاہی زمانہ کا ایک باغ ہے جسکا نام شالامار ہے اخیر مارچ کے اس میں بہت بڑا میلہ ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی مہینوں سے اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میلہ کا انتظار میں ایک ایک دن گن گن کر کٹتا ہے۔ ہمارے بھائیوں نے عیدین اور جمعہ کیلئے کبھی اس سے عشر عشیر بھی اہتمام نہ کیا ہوگا دن رات عیش و طرب۔ لہو و لعب اور لغویات میں مشغول رہتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ ایک ہی دن میں اسراف کی نذر ہو جاتا ہے سینکڑوں لغویات وہاں موجود ہوتے ہیں جن سے اجتناب کرنا بموجب ارشاد خداوندی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (وہ مومن نجات یافتہ ہیں جو لغو باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے) اور اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (عباد الرحمن وہ ہیں کہ اگر اتفاقاً بیہودہ شغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو خودداری کے ساتھ گزریں) نہایت ضروری ہے ۔ تمط کے ایام میں ہماری قوم کے ہزارہا آدمی فاقہ سے جاں بلب ہیں ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہر حالت میں مقدم ہو مگر ہمارا ایمان کیسا ہی کمزور اور ضعیف ہے کہ امتحان

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۲۳ - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کی بیعت لینا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کیا یہ سنت مخصوصہ تھی یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسپر کسی صحیح روایت سے عمل ثابت ہے یا اگر صحابہ کو نہیں تو تابعین یا تبع تابعین سے اسپر عمل ہو یا اگر آجکل کوئی عورت منکوحہ باجازت اپنے شوہر کے کسی صالح مسلمان مرد کی بیعت کرے تو یہ فعل جائز ہے یا نہیں اور اگر ناجائز ہے تو کس دلیل پر اور اگر جائز ہے تو کیا ایسے مرشد پیر سے پردہ کرے یا نہ۔ یہ بات عام مشہور ہے کہ پیر و مرشد سے پردہ ناجائز ہے۔ پردہ کا لفظ صرف عورت کو تعلق رکھتا ہے۔ پس یہ امر کہاں تک از روئے شرع درست ہے؟ (خریدار نمبر ۳۳۰۹)

ج نمبر ۱۲۳ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قرآن عورتوں سے بیعت لی تھی مگر نہ ہاتھ لگایا نہ لگوایا۔ بلکہ صرف آیت قرآنی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا آخر تک پڑھ دیتے تھے عورتیں صرف زبانی ان باتوں کا اقرار کرتیں۔ بس یہی اون کی بیعت تھی۔ بہ نیت اتباع سنت اب بھی کوئی ایسا کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مگر پردہ کا حکم سب کو ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی عورتیں بے پردہ نہ آتی تھیں جس مرد کو جس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے اوس سے پردہ ضروری ہے۔ حکیم سے بھی پردہ ضروری ہے الا اوسوقت جب بغیر منہ دیکھے مرض کی تشخیص نہ ہوسکے وہ امر مجبوری ہے۔

س نمبر ۱۲۴ - بدوں عذر شکار یا حفاظت زراعت یا ریوڑ (بکری وغیرہ) کتا پالنا یا رکھنا احادیث صحیحہ کے رو سے منع ہے کیا بطور دلالت النص سفر میں تنہا جگہہ پر یا ایک دہ (گاؤں) میں جہاں حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ایک مسلمان بغرض حفاظت کتا رکھ سکتا ہے؟ (〃)

ج نمبر ۱۲۴ - کھیتی۔ مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت حدیث میں آئی ہے۔ باقی امور مستفسرہ کی بابت نہیں آئی۔ ہاں ان امور پر قیاس کرکے اجازت دیجائے تو غالباً جائز ہے العلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۵ - ایک مسلمان کے گھر میں ایک کتا کھانا طیار ہوتے وقت اکثر آتا ہے اور وہ شخص اوس کتے کو ایک آدہ ٹکڑا روٹی کا یا کوئی خالی ہڈی دیکر رخصت کرنا چاہتا ہے مگر وہ کتا ہرگز اوس کا دروازہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور جوں جوں اوس کتے کو مار پیٹ ہوتی ہے وہ پاؤں میں لیٹتا ہے اور اس قدر دردناک آواز سے چوں چوں کرتا ہے اور دم ہلاتا ہے کہ اس کو دیکھکر انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ اس کتے کو سخت مار کر دروازہ سے باہر بھی نکالدیا گیا ہے مگر وہ بہت جلد موقع پاکر پھر ڈیوڑھی میں آکر بیٹھ رہتا ہے وہ آدمی اس امر میں نہایت پریشان ہے بلکہ اس نے اب اس کتے پر تشدد کرنا ترک کردیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں اس کتے سے آدھا بھی اپنی رازق اور مالک کو قبول کرلوں تو میری نجات ممکن ہے کیا وہ مسلمان اس کتے کو گھر میں رہنے دے یا بالکل مروا ڈالے۔

ج نمبر ۱۲۵ - انسان کو اپنی طاقت کے مطابق حکم ہے۔ شخص مذکور سارا زور لگا چکا اس لئے وہ معذور ہے۔ کھانا کھلانا منع نہیں کھانا کھلا کر دروازہ سے باہر نکالدے۔ اس میں بھی مجبوری ہو تو بہ نیت حفاظت مکان رہنے دے العلم عند اللہ

(امرد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۶ - زید مسلمان ہے اور اوس کی بیوی ہندہ بھی مسلمان ہے۔ اب زید کی بیوی ہندہ آریہ ہو گئی ہے لہذا زید کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہوگیا (خریدار نمبر ۲۹۵۵)

ج نمبر ۱۲۶ - قرآن مجید میں حکم ہے کہ لا تمسکوا بعصم الکوافر یعنی دین سے برگشتہ عورتوں کو نکاح میں مت رکھو لہذا آریہ شدہ عورت مسلمان مرد سے جدا ہو جائیگی۔

س نمبر ۱۲۷ - زید کی بیوی ہندہ کی عمر سے ملاقات یعنی ناجائز تعلق ہے لیکن اگر عمر ہندہ کو بھگاتا ہے تو قانوناً جرم ہے سزا کا اندیشہ ہے لہذا عمر ہندہ کو حیلہ بتاتا ہے کہ تو عدالت میں درخواست دے کہ میں آریہ ہوگئی زید مسلمان کے گھر نہیں رہ سکتی میرا نکاح فسخ ہوگیا۔ عدالت نے فیصلہ دیدیا اور علیحدگی کرادی۔ چندروز بعد ہندہ مسلمان ہوگئی اور عمر سے نکاح کرلیا یہ نکاح جو کہ عمر سے ہوا جائز ہے یا ناجائز۔ نیز زید کا نکاح اس حیلہ سے فسخ ہوا یا نہیں (〃)

ج نمبر ۱۲۷ - عورت کو دین کی غیرت اتنی بھی نہیں کہ آریہ کہلانا اوسکو ناگوار نہیں تو اوس کے کفر میں کیا شک ہے۔ جب وہ کافرہ ہے تو اوس کے نکاح کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ پس زید مذکور کا نکاح عند اللہ و عند الناس نہیں رہا۔ البتہ عمر اس گناہ کی پاداش میں سخت سزا کا مستوجب ہے لیکن نکاح اس کا چونکہ پہلے نکاح کے فسخ پر موقوف ہے لہذا صورتاً جائز ہوگا العلم عند اللہ (امرد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۸ - ایک شخص بعارضہ الٰہی فوت ہوگیا۔ اوسکا کوئی والی وارث نہیں تھا مگر ایک شخص بنام میراں بخش اوسکا مرید ہے اور جب اوسکا جنازہ تیار ہوا تو اوس کے مرید میراں بخش اور رسمی خیال سے قاضی مدد علی کو کہا کہ ہم نے رمضان شاہ کے جنازہ کے ساتھ باجہ ضرور لیجانا ہے۔ قاضی مدد علی نے اونکو منع کیا کہ یہ کام شرک و بدعت کا ہے اور اہل ہنود کی رسم ہے۔ وہ دو شخص منع نہ ہوئے۔ قاضی مدد علی نے بہ منت تقاضا کیا وہ باز نہ آئے بلکہ انہوں نے باجہ منگوالیا قاضی مدد علی باجہ کی آواز سنکر واپس اپنے گھر کو چلا آیا اور وہ دو آدمی باجہ کے ساتھ جنازہ لیکر معہ چند اشخاص واسطے دفن کرنیکے قبرستان کو چلے گئے۔ آگے آگے باجہ بجا گیا اور جنازہ پیچھے پیچھے تھا دفن کئے گئے۔ اب ان ہر دو اشخاص سے بموجب شرع شریف کیسا برتاؤ کرنا چاہئے اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ گئے ہوں اونکو کفارہ کا حکم ہے اور ایک شخص مسمی نقو شاہ نائب مسجد کا ہے وہ بھی قاضی کے برخلاف ہوکر جنازہ کے ساتھ چلا گیا تھا اوسکے واسطے کسطرح تعزیر لگانی چاہئے کیونکہ وہ شخص نمازی اور نائب مسجد کا تھا۔

ج نمبر ۱۲۸ - ایسے شخصوں نے بڑا گناہ کیا بھری مجلس میں اونکو توبہ کرنی چاہئے

اطلاع - یہ سوال بغرض خلطی جواب کے آیا تھا مگر پورا پتہ مرقوم نہ ہونے سے اخبار میں شائع کیا گیا۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

عارضی تعطیل نہیں دہلی سے ایک اشتہار بمہر یہ چند معززین انجمن خدام کعبہ دہلی کا آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ خدام کعبہ کی شاخ انجمن دہلی بدستور کام کر رہی ہے۔ جو اشتہار حافظ عبد الرحیم کا عارضی تعطیل کے نام سے شائع ہوا تھا وہ غلط ہے۔

یاد رفتگاں نہایت رنج ہے کہ مولانا غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا صاحبزادہ محمد اسحاق ایک نادان معالج کے علاج سے انتقال کر گیا۔ مرحوم ابھی نوعمر اپنے والدین کی آنکھوں کا نور تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو داخل جنت کرے اور والدین اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

مولوی محمد الدین صاحب منڈہ ضلع جالندھر کا انتقال ہو گیا۔

جناب قاری شمس ملتانی جو بہت بڑے بزرگ تھے عرصہ ہوا انتقال کر گئے (خاکسار محمد ولد حافظ مرحوم) ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللهم اغفرلهم وارحمهم

دعاء خیر جناب مولوی حکیم مسلم خان صاحب داناپوری منصف مرد داناپور متعلقہ قربانی کی بابت ناظرین سے دعاء خیر کی التماس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں حق کی مدد کرے آمین

جواب طبی ۱ حافظ حکیم عبد الوہاب صاحب دہلی کوچہ نشوان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ تسلسل البول کا علاج دہلی میں آکر مفت کرائیں یا ۲ دوا کے لئے بھیجدیں۔ اس امر کے متعلق سائل مجیب براہ راست خط و کتابت کریں۔

تلاش ناظرین اخبار اہلحدیث میں سے کوئی صاحب براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث ذیل کے مستفسرہ امور کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

(۱) کوک اینڈ کیلوے کلکتے میں کوئی مشہور کارخانہ ہے یا مجہول۔ بہر دو صورت اُس کا نشان پتہ کیا ہے۔

(۲) اُس کارخانہ کی گھڑیاں پائداری اور سچا وقت دینے میں انگلش واچوں کا مقابلہ کرتی ہیں یا نہیں۔

(۳) خود اُسی کارخانہ کی بنی ہوئی گھڑیاں اُس کے مینجر کتنی قیمت پر واپس خرید سکتے ہیں۔ یا واپس خریدنے کا دستور نہیں ہے۔

(۴) اُس کے کارخانے کی "ہاف ہنٹنگ واچ" طلائی اور نقرئی کس قیمت کو آتی ہے۔ یا اُس کی فہرست (کٹیلاگ) کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟

(خاکسار خریدار اخبار اہلحدیث ۲۱۷)

دریافت کتاب نسخہ عقل شعور کس پتہ اور کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ احباب خریدار اخبار اہل حدیث مطلع فرماویں۔

نیز گروہ چکڑالوی کی تردید میں جو جو کتب شائع ہوئی ہوں اور جو اُن کے مصنف ہوں۔ اُن کتب کی قیمت اور پتہ سے بذریعہ اخبار اہل حدیث مطلع کیا جاوے باقی خیریت ہے۔

(رقیمہ نیاز محمد فیاض الدین خلف حکیم مولوی محمد ریاض الدین زمیندار موضع گوراہی ڈاک خانہ شیخوپورہ خریدار اخبار اہلحدیث ۲۰۴۳)

غریب فنڈ انقتوائے فنڈ و طبی فنڈ ۵ ؍ از حکیم نذیر احمد صاحب اٹاوہ ۱ ؍ از منشی محمد کاظم صاحب اٹاوہ (جو بمد گرانی کاغذ بھیجا مگر یہاں بعد غریب فنڈ دیا گیا) عہ۔ سابقہ ۱۱ ؍ جملہ ۶ ؍ ۳ از محمد خلیل لکھنو کشن گنج سائل ۲ ؍ از ابراہیم سکھو چک ضلع گورداسپور سائل ۲ ؍ از محمد حسین امرتسر سائل ۸ ؍ میزان کل ۶ ؍ تینوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب ضابطہ غریب فنڈ سے باقی ۲ ؍ نمبر سائلین سال ہذا (۲۶)

طبی سوال مجھکو عرصہ دراز سے ضعف دماغ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ آگے تو کم تھا مگر اب سال بھر کر یہ حالت ہے کہ ہر روز ناک میں سے پیپ پڑی گرتی ہے اور مغز اور سر ہر وقت بھاری رہتا ہے اور خشکی بہت رہتی ہے جس کے سبب سے طبیعت بہت بے چین رہتی اور لکھنا پڑھنا بالکل نہیں ہو سکتا ہے اور چھینک آتی ہے اُس وقت مغز اور سر بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ کوئی صاحب ازراہ مہربانی واسطے اللہ کے مجھکو علاج تبلادے۔ میں بہت غریب آدمی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرض دور ہونے پر غریب فنڈ میں کچھ امداد دونگا اور شکر گزار رہونگا۔

(راقم حاجی محمد فضل حسین شہر بمبئی عبد الرحمن سٹریٹ انگاری محلہ بر دوکان حاجی جان محمد لطیف)

(۲ ؍ داخل غریب فنڈ)

طبی جواب ۳ اکثر احباب وعدہ اجرائے اخبار فرماتے ہیں مگر ایفا نہیں کرتے۔

بجواب طبی سوال ۲۳ نسخہ حسب ذیل تیار کر کے مریضہ کو استعمال کرائیں:۔

گاؤزبان ۲۰ تولہ + ابریشم ۲۰ تولہ + آب سیب یک ثار + برادہ صندل سفید ۱۰ تولہ + زرشک شیرین ۲۰ تولہ + خس ۲۰ تولہ + مغز کدو نصف ثار + مغز خیارین نصف ثار + شیر مادہ گاؤ ۲ ثار ڈال کر عرق ۱۰ ثار کشید کریں۔ مربہ ہلیلہ زرد کلاں شستہ یک عدد کشتہ قلعی ۵ رتی ملا کر صبح شام ہمراہ ۳ تولہ شربت انار شیرین یا عرق مذکورہ بالا ۱۰ تولہ استعمال کریں۔

سہاگہ شگفتہ ۴ رتی + مروارید ناسفتہ ۴ رتی + ورق نقرہ ۱۲ عدد + سرمہ سیاہ یک تولہ + مغز تخم نیل ۶ ماشہ + شب یمانی شگفتہ ۴ رتی + کشتہ جست ۳ ماشہ + چاکسو مدبر در آب ۶ ماشہ + کوکنار یک تولہ ہمراہ عرق گلاب تین دن تک متواتر کھرل کریں رات کے وقت روزانہ استعمال کیا کریں۔

طبی جواب ۲۲ حسب ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں

مغز تخم نیم یک تولہ + مغز تخم شفتالو یک تولہ + مغز تخم بکائن یک تولہ + رسوت صاف شدہ یک تولہ + ان تمام کو کھرل کر کے دو رتی کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح و ایک شام ہمراہ شیر گاؤ نیم ثار + روغن زرد ۴ تولہ داخل کر کے قبل از طعام استعمال کریں۔

مرہم

موم سفید ۴ ماشہ + گلروغن ۶ تولہ + مغز ساق گاؤ یک تولہ + سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ + کشتہ جست ۲ ماشہ۔ مرہم تیار کر لیں۔ اور رات کے وقت مقعد پر لگا لیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا

٭ اس نسخہ کی اجرت الحال ۲ فیس غریب فنڈ مقرر کیگئی ہے جس کے بغیر طبی سوال درج نہ ہو سکیگا (اڈیٹر)

(۳۲۸)

ahmadiyyamuslim.de

(نور الدین سند یافتہ حکیم حاذق - موچی دروازہ لاہور)

پروگرام جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور

۲- اپریل ۱۹۱۵ء - صدر جلسہ - جناب ملک تاج الدین صاحب بی اے اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور

طلبا اسلامیہ سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) ۹ بجے صبح سے ۹½ تک - افتتاحی تقریر ۹½ سے ۱۰ تک

صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بی اے بیرسٹر علیگڈھ (اردو تقریر) ۱۰ سے ۱۱½ تک

خواجہ حاجی عبد الصمد صاحب ککڑو رئیس بارہ مولہ تقریر

چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں آ
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولے

دوسرا اجلاس - صدر جلسہ

جناب میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

منشی عبد الخالق صاحب خلیق دہلوی (نظم) فریاد یتیم ۵ سے ۵½ شام تک

مولوی احمد سعید صاحب واعظ دہلوی (تقریر - الیوم اکملت لکم دینکم الخ) ۵½ سے ۶ تک

شیخ نذیر احمد صاحب ایم اے لاہور (تقریر - میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے) ۶ سے ۶½ تک

شیخ غلام محمد صاحب ظفر ایم اے پروفیسر مری کالج سیالکوٹ (نظم) ۶½ سے ۷ تک

سید ولی شاہ صاحب سب جج درجہ اول رہتک (تقریر روح در روحانیت) ۷ سے ۷½ تک

صدر جلسہ - آنریبل خان بہادر ملک محمد امین صاحب شمس آباد

طلبا اسلامیہ کالج لاہور ۷½ سے ۸½ تک

مسٹر ہنری مارٹن صاحب ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج (انگریزی لیکچر) ۸½ سے

۳- اپریل ۱۹۱۵ء

پنجاب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

بصدارت نواب حاجی طالب مہدی خاں صاحب ممبر کونسل آف ریجینسی بہاولپور ۸½ صبح سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ - خان بہادر مولوی شیخ انعام علی صاحب بی اے سشن جج حصار

مولوی عبد المجید صاحب - مولوی فاضل وکیل لائلپور (نظم حمد و نعت)

علم و اتفاق ۲ بجے دوپہر سے ۲½ تک

مرزا اعجاز حسین صاحب بی اے پلیڈر انبالہ (تقریر) ۲½ سے ۳ تک

مولوی حافظ عبد العلی صاحب عرف جھنڈا - گوجرانوالہ (پنجابی نظم) ۳ سے ۳½ تک

منشی محمد دین صاحب بی او - ایل وکیل گجرات (تقریر - تہذیب اور اسلام) ۳½ سے ۴½ تک

صدر جلسہ - خانصاحب میاں نظام الدین صاحب رئیس باغبانپورہ

مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل قصور (تقریر - مستقبل مجہول ہو گیا باعث تسکیں) ۵ سے ۶ تک

مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) تقریر ہمارا تمدن ۶ سے ۷ تک

صدر جلسہ - خان بہادر شیخ محمد نصیر الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر و رئیس اعظم لاہور

قاضی فتح محمد صاحب انبالوی (تقریر) ۷½ شام سے ۸ تک

مولوی محمد دین صاحب بی اے جج چیف کورٹ بہاولپور تقریر - رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ۸ سے ۸½ تک

خواجہ دل محمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج (نظم) ۸½ سے ۹ تک

حکیم محمد امین صاحب بیرسٹر لائلپور (تقریر - فقیر کی صدا) ۹ سے

۴- اپریل ۱۹۱۵ء

صدر جلسہ - خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر لاہور

طلبائے اسلامیہ ہائی سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) صبح ۸½ بجے سے ۹ تک -

شیخ عبد القادر صاحب بی اے بیرسٹر لائلپور تقریر ۱۰ تک

سید محمد ظفر حسین صاحب آزاد منشی فاضل ہوشیارپوری تقریر - دین و دنیا کا کملی والا مولا ۱۰ سے ۱۰½ تک

مولوی حافظ عبد العلی صاحب جھنڈا (پنجابی نظم) ۱۰½ - ۱۱ تک

سالانہ رپورٹ و چندہ ۱۱ سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ - نواب محمد ذو الفقار علی خاں صاحب سی - ایس - آئی رئیس مالیر کوٹلہ

مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی (نظم) ۲ سے ۲½ تک

شیخ نیاز محمد صاحب ایم اے پلیڈر ہوشیارپور (تقریر) ۲½ سے ۳ تک

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب لاہور (نظم) ۳ سے ۳½ تک

خان احمد حسین خانصاحب بی اے منصف جالندھر (نظم خیرات) ۳½ سے ۴ تک

منشی میراں بخش صاحب جلوہ سیالکوٹ (نظم) ۴ سے ۴½ تک

صدر جلسہ - خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم امرتسر

منشی محمد احسان اللہ صاحب فرخ اسسٹنٹ وکیل امرتسر (نظم - ہے نمو خیزی زمین کیں خمار قتادہ) ۵ سے ۵½ تک بعد دوپہر

مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ اہل حدیث سیالکوٹ (تقریر - دنیا کو مسلمان گروں کی ضرورت) ۵½ سے ۶ تک

مولوی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی (تقریر) ۶ سے ۶½ تک

خاتمہ اور دعا

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے - ۹- اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا - اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو - تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیں - تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو - خاکسار منیجر

۷۱ - ۸۲ - ۱۰۷ - ۱۳۰ - ۳۲۰ - ۴۶۵

۵۲۹ - ۶۸۴ - ۶۸۶ - ۶۹۹ - ۸۰۴ - ۸۲۳

۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۴۲ - ۱۲۷۹

۱۳۱۴ - ۱۴۲۴ - ۱۸۵۰ - ۱۹۲۹ - ۲۱۶۴

۲۲۵۲ - ۲۲۶۶ - ۲۲۶۲ - ۲۲۷۵ - ۲۴۰۶

۲۵۶۵ - ۲۶۴۶ - ۲۶۱۵ - ۲۶۱۸ - ۲۶۲۲

۲۶۳۶ - ۲۶۴۴ - ۲۶۴۵ - ۲۶۴۸ - ۲۶۵

۲۶۶۰ - ۲۶۶۵ - ۲۶۶۸ - ۲۶۶۲ - ۲۶۶۴

۲۹۰۸ - ۲۹۹۵ - ۳۰۱۴ - ۳۱۸۶ - ۳۱۹۰

۳۱۹۱ - ۳۱۹۹ - ۳۲۰۹ - ۳۲۱۳ - ۳۲۲۱

۳۲۵۶ - ۳۳۱۶ - ۳۳۵۶ - ۳۳۵۹ - ۳۳۶۱

۳۳۶۹ - ۳۴۵۰ - ۳۴۵۱ - ۳۴۵۲ - ۳۴۵۳

۳۴۵۵ - ۳۴۵۶ - ۳۴۵۸ - ۳۴۵۹ - ۳۴۶۰

۳۴۶۱ - ۳۴۶۲ - ۳۴۶۳ - ۳۴۶۵ - ۳۴۶۶

۳۴۶۷ - ۳۴۶۸ - ۳۴۶۹ - ۳۴۷۱ - ۳۴۷۲

۳۴۷۵ - ۳۴۷۶ - ۳۴۸۲ - ۳۴۸۹ - ۳

۳۷۵۶ - ۳۷۶۳ - ۳۷۷۱ - ۳۷۷۶

۳۷۷۷ - ۳۷۸۰ - ۳۷۸۲ - ۳۷۸۹ - ۳

۳۸۲۹ -

(۳۲۵)

× حیرت ہے کہ پنجاب کے مشہور لیکچرار خواجہ کمال الدین کا نام نہیں نہ ڈاکٹر یعقوب بیگ کا - خیر باشد - (اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن گذشتہ ہفتہ جو خبریں ہم تک پہنچی ہیں۔ انکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار جو گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے کرم آباد میں نظر بند ہیں۔ گورنمنٹ نے ان سے بیس ہزار روپے کی مزید ضمانت طلب کی ہے۔ مولوی صاحب مطبع و اخبار وغیرہ کی ملکیت اپنی بیوی کے نام ہبہ کر دی ہے۔

لاہور کی پولیس نے لالہ رام رکھامل کی دوکان کی تلاشی لی۔ اور بعض اوراق کو اٹھا کر لے گئی

مہتہ انند کشور سابق سکرٹری بھارت ماتا لاہور کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

آنریبل بابو سریندر ناتھ بینرجی کے اخبار بنگالی کے دفتر میں ایک آہنی صندوق کی تلاشی لی گئی۔

آنریبل رائے رادھا چرن صاحب پال کی گاڑی کی تلاشی لی گئی۔

آنریبل نواب شمس الہدیٰ جبکہ لارڈ منٹو کے بت کی نقاب کشائی کی تقریب پر موٹر پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ تلاشی لی گئی۔ حضور عالیسرار نے دیر سے پہنچنے کی وجہ دریافت کی۔ تو آپ نے تلاشی کا ماجرا سنایا جس پر حضور عالیسرار نے اظہار افسوس کیا۔

اخبار کامریڈ کا جو اپیل چیفکورٹ لاہور میں دائر تھا وہ اپیل خارج ہو گیا۔

پچھلے دنوں سے جرمن آبدوز کشتیوں نے پھر سرگرمی دکھانی شروع کی ہے۔ چنانچہ انگلستان کے محکمہ بحری نے ۱۳ مارچ کو اعلان کیا۔ کہ جہازات انڈین سٹی۔ الور کاٹل۔ ایڈن ون۔ فلوریزن۔ ہیڈلینڈز۔ اندلوسین۔ وارٹ ڈیل۔ جرمن آبدوز کشتیوں کے تارپیڈوں کا ہدف ہو کر غرق ہو گئے۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز پرنز ایٹل نامی نے فرانسیسی تجارتی جہاز گیاڈالوپ کو غرق کر دیا ہے۔

۱۵ مارچ کو محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی جہاز انڈشا پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ مگر وہ غرق نہ ہوا

انگریزی تجارتی جہاز فنگل پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بہت جلد غرق ہو گیا

انگریزی تجارتی جہاز گلینارٹنی جو بنکاک (برما) سے چاول لاد کر لندن کو جا رہا تھا۔ جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ نصف گھنٹہ میں غرق ہو گیا

انگریزی سٹیمر لی وارڈن کو جرمن آبدوز کشتی یو ۲۸ نے غرق کر دیا ہے

ایک انگریزی کروزر نے تجارتی جہاز مقدونیہ کو گرفتار کر لیا ہے۔

قریباً تین چار جرمن آبدوز کشتیاں بھی ان دنوں غرق ہوئی ہیں

انگریزی سٹیمر گن کلون جو کلکتہ سے ڈنڈی کو جا رہا تھا خشکی پر چڑھ گیا ہے۔ عملہ کے آدمیوں کا بیان ہے کہ ایک جرمن آبدوز کشتی نے اسکا تعاقب کیا تھا۔

ایک جرمن جنگی جہاز ڈرسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے غرق کر دیا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز سٹراسبرگ گم ہے جس کی بابت خیال ہے۔ کہ وہ کسی طوفان میں غرق ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ نہ تھا۔

ایک سویڈش تجارتی جہاز گرک لینڈ جس پر سامان خورد و نوش بار تھا گرفتار کر کے انگلستان لایا گیا کیونکہ یقین کیا گیا تھا۔ کہ وہ جرمنی کی طرف جا رہا تھا۔

انگریزی جنگی جہاز امیتھسٹ جو دردانیال کے تنگ ترین حصہ میں گھس گیا تھا۔ اس کے ۲۳ آدمی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے۔ لیکن وہ خود بغیر کسی ضرر کے واپس آ گیا۔

انگریزی فوجوں نے جن میں ہندوستانی فوجیں بھی شامل تھیں۔ نیوچیپل پر جرمنوں کو سخت شکست دی بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں جرمنوں کا ۱۸ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

بلجیمی سپاہ دریائے ایسر پر بڑھ رہی ہے۔

فرانسیسی سپاہ نے ارگون میں کئی روز کی سخت جنگ کے بعد موقع دیکاٹ پر جسے جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔ قبضہ کر لیا۔

انگریزی ہوا بازوں نے ڈان اور ڈوئے کے ریلوے سٹیشنوں کو بم پھینک کر تباہ کر دیا۔ نیز ایک ٹرین کو بھی اڑا دیا۔

ایک فرنچ ہوا باز نے کالفلانس کے ریلوے سٹیشن پر گولے پھینکے

ایک جرمن ہوائی جہاز نے کیلے پر بم پھینکے جس سے ۷ آدمی ہلاک ہوئے۔

ایک فرانسیسی ہوا باز نے کالمر کی بارکوں پر بم پھینکے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ مشہور آسٹریائی قلعہ بند شہر پرزیمسل کی تسخیر اب صرف چند روز کی بات رہ گئی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ پولینڈ میں سخت جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں

برلن کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسیوں نے مشرقی پرشیا کے سرحدی مقامات ٹورگن اور لنگ ارگن پر حملہ کیا ہے۔

نش (سرویہ) کا تار مظہر ہے۔ کہ سرویہ اور آسٹریا نے ان سولجین اسیران جنگ کا جن کی عمر ۱۸ سال سے کم اور پچاس سال سے زائد ہو۔ باہم مبادلہ کر لینے کا انتظام کر لیا ہے۔

انگلستان۔ جرمنی۔ اور آسٹریا نے باہمی قرارداد سے فیصلہ کیا ہے کہ اسیران جنگ کے کیمپوں کا ریاستہائے متحدہ کے قائم مقام معائنہ کریں گے۔ اور ان کی گورنمنٹوں کی طرف سے سامان رسد وغیرہ ان میں تقسیم کریں گے۔ انہوں نے سولجینوں کے مبادلہ کا بھی باہم انتظام کر لیا ہے۔

انگلستان کے تجارتی بورڈ نے اعلان شائع کیا ہے کہ ہر صحیح الجسم عورت جو کام کر سکتی ہے۔ اور کام کرنے پر رضامند ہے۔ وہ اپنا نام کام کرنے والوں کی فہرست میں درج کرائے۔ تاکہ مردوں کو میدان جنگ میں جانے کا موقع ملے

اخبار پاینیر کا نامہ نگار لندن سے لکھتا ہے کہ ترک قسطنطنیہ کے گرد قلعہ بندیوں کا ایک نیا حلقہ تعمیر کرا رہے ہیں

التوائے جلسہ } انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی وجہ سے [illegible] کانفرنس کا جلسہ بجائے ۴ اپریل کے ۵ اپریل کو بیرون بھاٹی دروازہ لاہور منعقد ہو گا۔ [illegible] حضرات نوٹ کر لیں۔ اور تبدیلی تاریخ کی اطلاع دیگر بندگان قدم کو بھی دیدیں۔ نیازمند منیجر [illegible] میگزین۔

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات ۲/

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام - ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور حرارت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عمر

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوئے ہیں ۱۴۰ ورچ اندر دور ہوجاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اسکو استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - عہر

حبوب بواسیر ہر قسم - بادی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے - - عہر

سرمہ منور چشم - اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے - فی تولہ عہر

دوائی خارش ہر قسم - اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو - صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے - فی تولہ ۸/

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۳/۱۳

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات ومکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے - لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی نیابت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر علی خاں والئ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی کا سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستے میں آگیا - اور جنگ سے تائب ہوگیا - جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے - جن کو صنم کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے مستفید

عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکو کار ہوگئیں - جو حج پر گئے تو رستے میں انگریزوں سے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے - جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا - الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پورے تین سو صفحے کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے (عہر)

منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام ۱٫/

ہماری دکان میں لنگی - بنگہ سوتی - ریشمی و ندہی دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو منگانے کے واسطے لنگی یا بنگہ درکار ہو - وہ ہماری دکان سے منگاکر مشکور فرماویں اور دو کاندار ان کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

نبی نمبر - اخبار اہلحدیث کا وہ خاص نمبر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک و مقدس زندگی کے حالات طیبہ درج ہیں ۴/

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا انتقالی فیصلہ مع محصول صرف عمر

سیرت البخاری - حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری عہ

الفاروق - امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مصنفہ علامہ شبلی عمر

فتوحات اہلحدیث

چیفکورٹ - ہائیکورٹ پنجاب - اودھ - بنگال - اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے صرف ۴/

اہلحدیث کا مذہب - مذہب اہلحدیث پر ایک جامع ومانع رسالہ ۲/

تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ مہاشہ دہرمپال - ہر چہار جلد اصلی قیمت قریبا [illegible] رعایتی صرف ۸/

اجتہاد و تقلید - اس رسالہ میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد - بے اعتدالی اور نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے - ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے - نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف پانچ سالانہ ہے

منیجر اخبار عصر جدید میرٹھ

مومیائی

٢٤/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد چھ ماہ استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کی جاتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنے آدھ پاؤ ۲ روپے پاؤ پختہ ۴ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ مگر غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حکیم محمد رفیق صاحب قصبہ ڈسکہ سے رقم فرماتے ہیں۔ آپکی مومیائی میں نے منگائی تھی بالکل حسب منشاء مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک بذریعہ دیلیو ارسال فرمادیں (۵ جنوری سنہ ۱۵ء)

جناب فقی آدم کمال الدین صاحب ساکن مقام بو ممبا بوسٹے افریقہ سے لکھتے ہیں۔ کہ رخصت پر آتے وقت آدم الوزی نے مجھے ایک ڈبیہ مومیائی کی عنایت کی تھی۔ چند روز میں مجھے فائدہ معلوم ہوا۔ اور وہ آپکی دوا بہتوں کو عنایت کرتے ہیں ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسواسطے ایک پونڈ کا چیک آپکو ارسال کرتا ہوں۔ وصول کرکے پارسل ارسال کرنا　دو جنوری ۱۵ء

ملنے کا پتہ: منیجر ویراسٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفید و کار آمد کتابیں

۲۱/۵۲

مباحثہ گوشت خوری یعنی وہ مباحثہ جو آریہ ڈبیٹنگ کلب کے پریسیڈنٹ اور اسلامیہ ڈبیٹنگ کلب کے پریسیڈنٹ کے درمیان تحریری ہوا لفظ بلفظ درج ہے رعایتی قیمت صرف ۳/

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر۔ نئی روشنی کے منطقیوں اور دہریوں کے مایہ ناز اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ علمی۔ عقلی۔ حسابی اور سائینٹفک طریق سے۔ ذات ہستی باری تعالے کا ثبوت مدلل و مکمل طور پر ۳/

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین صاحب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے امام ممدوح نے قرآن کریم کی اُن آیات کو جن میں حشر و نشر۔ حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت میزان۔ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ اُن کی تفسیر کر دی ہے اقوال برزخ میں یہ کتاب جامع ہے ۲/

انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے۔ اسمیں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اور بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا مطالعہ کریں۔ صرف ۱۰/

الادلۃ العقلیہ فی عقائد الاسلامیہ اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بہ دلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام مقتضی کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے فی جلد ۸/

داغ دل ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز۔ خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان۔ جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج۔ قابل مطالعہ ہیں ۳/

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاک خانہ گھیکال

ahmadimuslim.de